بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے ہماری کامیابی کا وعدہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہماری بالادستی کی بشارت

تحریر: مصعب عمیر، پاکستان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے فتح وکامیابی کا وعدہ پچھلے چودہ سو سالوں کے دوران امتِ محمد ﷺ کی ہمت بڑھانے اور اسے متحرک کرنے کا ایک انتہائی طاقتور ذریعہ رہا ہے۔ خلافت کی تباہی سے قبل اسلام کے نفاذ کے دور میں جب مسلم حکمران اور قائدین اسلام کو دیگر تمام ادیان، طرزِ زندگی اور نظریہ ہائے حیات پر بالادستی دلانے کی جدوجہد کرتے تھے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے فتح وکامیابی کا وعدہ ان کی ہمت بڑھانے کا سبب ہوتا تھا اور وہ بھر پور کوشش کرتے تھے اور دشمن کی طاقت سے مرعوب ہوئے بغیر اسلام کے لیے نئے علاقے کھولتے چلے جاتے تھے۔ ماضی میں خلافت کی تباہی سے قبل کے ادوار میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کامیابی کا وعدہ میدانِ جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی ہمت افزائی کا باعث ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمنوں کے خلاف ایک کے بعد ایک کامیابی حاصل کرتے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ دشمن یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کو شکست دینا ممکنات میں سے نہیں۔

خلافت کے خاتمے کے بعد آج کے دور میں کہ جب خلافت کی دوبارہ واپسی یقینی دکھائی دے رہی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کامیابی کے وعدے پر کامل یقین انتہائی ضروری ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فتح وکامیابی کا وعدہ ہی ہے کہ جو مجاہدین کے حوصلے بلند رکھتا ہے اور انہیں متحرک کرتا ہے کہ وہ غیر ملکی قابضین کے خلاف ڈٹے رہیں اور ان کے قبضے کو مستحکم نہ ہونے دیں، اور ان کے اس طرزِ عمل نے ہمارے دشمنوں کو اضطرب، مایوسی اور پریشانی سے دوچار کر رکھا ہے جس کا عملی مظاہرہ ہم اس وقت افغانستان اور کشمیر میں دیکھ رہے ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہی ہے جو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی دعوت دینے والوں کے جوش اور ولولے کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتا اور وہ تندہی سے استعماری طاقتوں کی سازشوں اور منصوبوں کو بے نقاب کرتے ہیں اور اسلام کے نظامِ زندگی کو تمام مسلمانوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہی ہے جو افواج کے افسران کی ہمت بڑھاتا ہے کہ وہ اسلام کو ایک ریاست کی صورت میں کھڑا کرنے کے لیے بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدے پر کامل یقین کے ساتھ نُصرۃ (عسکری مدد) فراہم کریں، کہ جب امت کو درکار تبدیلی لانے کے لیے انہیں اپنے بازؤں کی طاقت کو استعمال کرنے کا وقت آئے گا تو وہ فوراً قدم اٹھائیں گے۔

ہمارے دور کے مسلمانوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان سے روشنی لینی چاہیے کہ، **إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا** "ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو ایمان والے ہیں، اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں" (غافر: 51)۔ یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ کسی مخلوق کے وعدے کی طرح نہیں ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ کبھی ٹوٹتا نہیں اور کبھی جھوٹا ثابت نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ** "بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا" (آل عمران: 9) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا** "اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے" (النساء: 122)۔

ہمارے دور کی اس نسل کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدے پر کامل یقین قائم کرنا ہے تاکہ مسلمانوں میں وہی ایمانی جذبہ پیدا ہو جائے اور وہ صالح اعمال سرانجام دیں اور دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں آجائے اور وہ انسانیت کے رہنما اور حکمران بن جائیں اور انسانیت کو خوف کی صورتحال سے نکال کر امن وتحفظ فراہم کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** "اللہ تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں حکمران بنائے گا جیسا کہ ان لوگوں کو بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جما دے گا جسے وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں" (النور: 55)۔

ہمارے دور کے مسلمانوں کو اس بات سے آگاہی حاصل کرنی ہے کہ کس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلامی امت کی پہلی اور سب سے بہترین نسل کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کیا تھا۔ اُس نسل نے اسلام کے احکامات پر کامل یقین کے ساتھ عمل کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں دوسری اقوام پر فتح وکامیابی عطا فرمائی۔ اسلام کی پہلی نسل ظالم جابروں کے سائے میں زندگی گزار رہی تھی، ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے اور ان کے سامنے ایک کے بعد دوسرا مسئلہ جنم لے رہا تھا۔ وہ ایسے دشمنوں کے درمیان گھرے ہوئے تھے جن کی تعداد اور مادی وسائل اُن سے بہت زیادہ تھے۔ لیکن چونکہ انہیں اس بات پر پورا اعتماد تھا کہ کامیابی کی کنجی صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا اُس پہلی نسل نے تمام تر رکاوٹوں کے باوجود اسلام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنی پوری صلاحیتیں صَرف کر دیں۔ اور چونکہ انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وعدے پر مکمل اعتماد تھا اسی لیے انصار کے جنگجوؤں نے رسول اللہ ﷺ کو نُصرۃ (عسکری مدد) فراہم کرکے اسلامی ریاست کے قیام میں اپنی ذمہ داری پوری کی۔

لہٰذا اُس دور کے مسلمانوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکہ، خیبر، بحرین، یمن اور پورے جزیرہ نما عرب پر کامیابی عطا فرمائی۔ انہوں نے حجر کے آتش پرستوں اور شام کی سرحد پر واقع قبائل پر حاوی ہو کر ان سے جزیہ وصول کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قیادت میں اُس پہلی نسل نے پورے جزیرہ نما عرب کے معاملات اپنے ہاتھوں میں لے لیے اور اسلامی افواج کو فارس، شام اور مصر کی جانب سے بھیجا تاکہ یہ علاقے اسلامی ریاست کا حصہ بن جائیں۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں مسلمانوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پورے شام اور مصر اور ایران کے زیادہ تر حصے پر کامیابی عطا فرمائی۔ کسریٰ کو بدترین شکست ہوئی اور وہ شدید ذلیل ورسوا ہوا اور وہ اپنی ریاست کے سب سے آخری کونے کی جانب پسپا ہو گیا۔ قیصر کی عظیم الشان طاقت کو دھول چٹا دی گئی، شام پر اس کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا گیا اور وہ قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) کی جانب پسپا ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور میں اسلام کی بالادستی مشرق ومغرب دونوں جانب پھیل گئی۔ مغرب میں قبرص اور اسپین تک فتوحات ہوئیں اور مشرق میں مسلمان چین تک پہنچ گئے۔ کسریٰ کو قتل کر دیا گیا، اس کی ریاست تباہ برباد ہو گئی اور عراق کے شہر خراسان اور الاحواز پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔

یقیناً اسلام کی پہلی نسل نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کامیابی کے وعدے کو پورا ہوتے دیکھا۔ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کی اور انہوں نے دوسری اقوام پر مسلمانوں کی بالادستی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو بھی پورا ہوتے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لاَ يَخَافُ إِلاَّ اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ** "اللہ کی قسم یہ امر (اسلام) ضرور کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا لیکن اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یا صرف بھیڑیئے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو" (بخاری)۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو پورے جزیرہ نما عرب اور ایران سے آگے تک اسلام کی بالادستی کی بشارت دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى تَخْرُجَ الظَّعِينَةُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ فِي غَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ، وَلَتَفْتَحُنَّ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ** "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ اس معاملے (اسلام) کو غالب کرے گا یہاں تک کہ ہودج میں ایک عورت اکیلی حیرہ سے سفر کرے گی اور مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہ ہوگا۔ اور ہرمز کے بیٹے کسریٰ کے خزانے تمہیں حاصل ہوں گے۔ میں نے حیرت سے کہا کسریٰ بن ہرمز"۔ آپ ﷺ نے فرمایا، **نَعَمْ، كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ، وَلَيُبْذَلَنَّ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ**

أَحَـدٌ"ہاں کسریٰ بن ہرمز! اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے (زکوٰۃ) قبول کرلے"۔ عدی بن حاتمؓ نے فرمایا: "اب وہ ہو رہا ہے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار حیرہ سے آتی ہے اور بغیر کسی کے تحفظ کے اللہ کے گھر کا طواف کرتی ہے، اور میں اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ہرمز کے بیٹے کسریٰ کے خزانے کو (مالِ غنیمت کے طور پر) حاصل کیا تھا"۔

جہاں تک ہمارے دور اور ہماری نسل کا تعلق ہے تو ہمارے لیے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کامیابی اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے اقوامِ عالم پر بالادستی کی بشارت موجود ہے۔ یہ وہ وعدے اور بشارتیں ہیں جن کا مشاہدہ پچھلی نسلوں نے نہیں کیا۔ ہمارے لیے یہ موقع ہے کہ ان وعدوں کی تکمیل اور بشارتوں سے فیضیاب ہونے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں۔

لہٰذا مسلمانوں پر مسلط موجودہ حکمرانوں کی جانب سے کیے جانے والے شدید مظالم کے باوجود ہماری نسل کو اسلام کے مکمل نفاذ کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے تاکہ ہم قیامت سے قبل ظلم کی حکمرانی کے خاتمے کے بعد خلافت کی واپسی کی بشارت کو دیکھنے کے حقدار بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ثُمّ تكونُ مُلْكاً جَبريَّةً، فتكونُ ما شاءَ الله أنْ تكون، ثُمّ يرفعُها إذا شاءَ أنْ يرفعَها. ثُمّ تكونُ خِلافةً على مِنهاج النُّبُوَّة، ثم سكت**"اس کے بعد ظلم کی حکمرانی ہوگی، اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہیں گے، اور پھر جب اللہ چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔ اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت کا دور ہوگا" (احمد)۔

یہودی وجود کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے آج کی نسل کو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے دن رات ایک کر دینے چاہییں تاکہ یہودی قبضے کو ختم کرنے کے لیے ہماری افواج کو حرکت میں لایا جاسکے جس کے بعد یہودی اس قدر خوفزدہ ہو جائیں گے کہ انہیں لگے گا کہ درخت اور پتھر بھی ان کے خلاف مخبری کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ . إِلاَّ الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ**"آخری وقت (قیامت) اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کریں اور مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرے گا اور درخت یا پتھر یہ کہے گا: مسلمانو، اللہ کے غلامو، اِدھر میرے پیچھے ہے یہودی؛ آؤ اور اسے قتل کرو؛ سوائے غرقد کے درخت کے کہ وہ یہود کا درخت ہے" (مسلم)۔

بھارت کے سامنے موجودہ حکمرانوں کی "تحمل" کی کمزور پالیسی کو مسترد کرتے ہوئے ہماری موجودہ نسل کو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے دن رات ایک کر دینے چاہییں تاکہ ہماری افواج پورے بھارت پر اسلام کی بالادستی کو یقینی بنائیں۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، **وَعَدَنا رسولُ اللّـهِ (ص) غزوةَ الهند، فإنْ أدركتُها أُنْفِقْ نفسي ومالي، وإنْ قُتِلْتُ كنتُ أفضلَ الشهداء، وإنْ رجعتُ فأنا أبو هريرة المُحَرَّرُ**"اللہ کے رسول ﷺ نے ہم سے ہند کی فتح کا وعدہ کیا۔ اگر میرے ہوتے ہوئے ایسا ہوا تو میں اپنے جان اور مال دونوں اس میں لگا دوں گا۔ اگر میں مارا گیا تو میں بہترین شہداء کی رفاقت میں ہوں گا، اور اگر میں زندہ واپس لوٹ آیا تو میں ابوہریرہ (گناہوں سے) آزاد ہوں گا" (احمد، نسائی، حاکم)۔ اور ثوبانؓ نے روایت کی کہ **عِصابتان من أُمّتي أَحْرَزَهُما اللّـهُ من النار: عِصابةٌ تغزو الهندَ، وعِصابةٌ تكون مع عيسى ابن مريم عليهما السلام**"میری امت کے دو گروہوں کو اللہ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے: ایک وہ جو ہند فتح کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابنِ مریمؑ کے ساتھ ہوگا" (احمد، نسائی)۔

اور دنیا پر استعماری طاقتوں کی بالادستی کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے ہماری موجودہ نسل کو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے دن رات ایک کر دینے چاہییں تاکہ مسلمان مشرق و مغرب میں اسلام کی بالادستی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت کا مشاہدہ کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ أُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا**"اللہ نے مجھے زمین دکھائی اور میں نے مشرق اور مغرب کی جانب دیکھا۔ جہاں تک مجھے زمین دکھائی گئی وہاں تک میری امت کی بالادستی ہوگی"۔ بخاری نے روایت کیا کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا، **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ خَيْرًا لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) جلد ہی تم میں حکمران کے طور پر آئیں گے، اور صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو قتل اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ پھر دولت کی فراوانی ہوگی اور کوئی صدقہ وصول نہیں کرے گا۔ اور اُس وقت ایک سجدہ مسلمانوں کے لیے اس زندگی اور میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہوگا"۔ موجودہ دور کے مسلمانوں آگے بڑھو اور قیصر کے شہر روم کی فتح کی رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پورا کرنے کے لیے خلافت قائم کرو جس طرح خلافت کے پچھلے دور کے مسلمانوں نے ہرکولیس کے شہر قسطنطنیہ کو فتح کر کے رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پایا تھا۔ امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن العاصؓ نے بتایا، **بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ ، إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا: قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا) ، يَعْنِي : قُسْطَنْطِينِيَّةَ**"ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اُن سے پوچھا گیا، 'قسطنطنیہ یا روم میں کون سا شہر پہلے فتح ہوگا؟' آپ ﷺ نے جواب دیا، 'ہرکولیس کا شہر پہلے فتح ہوگا!'"۔